## سوال

(456)لیڈیز ٹیلرنگ کا کام کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد علی خریداری نمبر 53983ہی سوال کرتے ہیں کہ ہم لیڈیز ٹیلرنگ کا کام کرتے ہیں ہمارے ہاں مختلف قسم کی عورتیں آتی ہیں کچھ عورتیں ناپ کےلیےاپنے کپڑے لے کر آتی ہیں اور کچھ عورتیں کپڑوں کی بجائےاپنے جسم کا ناپ دیتی ہیں ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ عورت غیر مرد کو جسم کا ناپ نہیں دے سکتی اور نہ ہی غیر مرد عورتوں کے کپڑے دیکھ سکتا ہے اس کا کہنا ہے کہ یہ کام حرام ہے مسئلہ کی وضاحت فرمادیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لباس انسانی فطرت کا ایک اہم مطالبہ ہے قرآن کریم نے اس کی غرض وغایت بایں الفاظ بیان کی ہے :"کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصے جنکوڈھانکتا ہےاور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اورزینت کا ذریعہ بھی ہے ۔(7/الاعراف:26)

یعنی لباس انسان کی ستر پوشی جسم کی حفاظت اوراس کےلیے باعث زینت ہے آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کےلیے لباس اخلاقی ضرورت ستر پوشی اس کی طبعی ضرورت حفاظت وزینت سے مقدم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لباس کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ وہ ستر پوشی کا فائدہ دے اس کے برعکس اگر لباس اتنا باریک ہے کہ اس میں جسم کی جھلک نمایاں ہویا سلائی اتنی چست ہے کہ جسم کے پوشیدہ حصوں کے خدوخال نمایاں ہوں اس قسم کے لباس کو ستر پوش نہیں کہا جاسکتا اورایک ایمان دار درزی کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورتوں کے ایسے تنگ لباس تیار کرنے سے پرہیز کرے جو ساتر ہونے کے بجائے ان کی عریانی کا باعث ہوں اس قسم کے لباس کی اجرت جائز نہیں ہے خواہ عورتیں خودناپ کا کپڑا بھیج دیں اسی طرح عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ ہمیشہ ساترلباس زیب تن کریں انتہائی باریک اورچست لباس سے اجتناب کریں مغرب اورمغرب زدہ لوگوں کی تحریک عریاں کونا کام ونامراد بنانے کےلیے تمام مسلمان عورتیں اپنے ساترلباس اور شرعی حجاب کی پابندی اختیار کریں اسلامی لباس تیار کرنے کی اجرت لی جا سکتی ہے لیکن عورتوں کے جسم کی خودپیمائش نہ لے بلکہ یہ کام اپنی عزیزہ بہن بیٹی والدہ بیوی وغیرہ سے لیا جاسکتا ہے عورت کے جسم کو بلاوجہ ہاتھ لگانا حرام ہے بالخصوص جسم کے ان حصوں کوچھوٹا جواعضائے صنفی کہلاتے ہیں اورجن سے شہوانی جذبات ابھرنے کا اندیشہ ہے اس کام کےلیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ہوگا :

(1)مردوں اوربچوں کے لباس تیارکیے جائیں ۔

(2) عورتوں کے ساترلباس تیارکیے جاسکتے ہیں بشرطیکہ ان کی پیمائش خودلی جائے بلکہ ان کے کپڑوں کے ناپ سے کام چلایا جائے ۔

(3)بہتر ہے کہ خاتون کسی ٹیلر کی خدمت حاصل کریں اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے ان سے لباس تیار کرائیں۔ مختصر یہ ہے کہ لباس تیار کرتے وقت مذکورہ بالا قرآنی ہدایت کو ضرور مد نظر رکھا جائے کیوں کہ لباس تو تقوی کا ہی بہتر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:461**